IMF مشرق وسطی اور مرکزی ایشیا میں جامع نمو کو کس طرح تعاون کرتا ہے

بذریعہ کرس جاروس (Chris Jarvis) اور امین ماتی (Amine Mati)

17 فروری، 2016

IMF کے اختیار میں نمو کو مرکز حیثیت حاصل ہے، لیکن حالیہ سالوں میں IMFاعداد و شمار سے آگے دیکھنے اور اس بات کی جانچ کرنے کی کوشش کررہا ہے کہ نمو کے فائدوں کو کس طرح تقسیم کیا جاتا ہے اور نمو سے کس طرح لوگوں کی زندگی کو متاثر ہوتی ہے۔ ہم اس تجزیہ کی عکاسی اپنے کام میں ممبر ممالک کے ساتھ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہم کیا کررہے ہیں اس بارے میں ہمارے ممبران اور ہمارے تنقیدین کے مابین سمجھ میں اضافہ ہورہا ہے۔ ہم کیا کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور ہم کہاں تک پہنچے ہیں اس بار ے میں کچھ عام طور پر پوچھے گئے سوالات کے جواب دے کر، اس بلاگ کا مقصد مزید مباحثہ کرنا ہے۔

سوال 1: IMF نے جامع نمو پر اپنا لہجہ تبدیل کرلیا ہے، لیکن کیا اس نے حقیقتا اپنے طرز عمل میں تبدیلی کی ہے؟

جواب: جامع نمو ہمارے رپورٹس اور تجزیوں کا ایک کلیدی حصہ اور ہماری پالیسی کے مشورہ کا کلیدی مرکز توجہ ہے۔

IMF جامع نمو کے مسائل کے تجزیہ می سرکردہ حیثیت کا حامل ہے۔ ملازمت، نمو اور عدم مساوات، اور جنس، پر ہماے کاغذات ہمارے کام کے تئیں ان مسائل کو واضح طور پر نمایاں کرتے ہیں۔ ہم نے وسیع پیمانے پر جماعتوں یا علاقوں کے ملازمت میں عدم مساوات، مخصوص شعبوں یا سرگرمیوں کو ترجیحی اہمیت دینے، یا بنیادی خدمات تک رسائی کے فقدان کو نمایاں کرکے —ہر ملک کے لیے جامع نمو کے مسائل کی تشخیص انجام دی ہے۔ اور ہم نے ان چیلنجز کے لیے اپنی پالیسی سے متعلق مشورہ کو اپنے آرٹیکل IV نگرانی کی رپورٹوں، حکومت کے ساتھ ہماری بات چیت، اور ہمارے ذریعہ تعاون کردہ اصلاحی پروگرام کے ڈیزائن کے موافق بنایا ہے۔

مثال کے طور پر، تیونس کے معاملے میں، IMF کے ذریعہ تعاون یافتہ سرکاری پروگرام میں ٹیکس کے منصفانہ اور مؤثر نظام پر توجہ مرکوز کرنا، اور بجٹ کے طریقہ کار اور شفافیت میں بہتری لانا شامل ہے۔ مصر کے معاملے میں، حالیہ ترین آرٹیکل IV کی مشاورت مصر میں نمو کی رکاوٹوں اور ملازمت تخلیق کرنے اور ان پر قابو پائے جانے کے طریقوں پر مرکوز رہی۔

سوال 2: کیا غریب، IMF پروگراموں کے ایڈجسٹمنٹ کی مار برداشت نہیں کرتے ہیں؟

جواب: IMF پروگرام کا ہدف ملک، اور خاص طور سے غریب پر سے بوجھ کو کم کرنا ہے ۔

بجٹ کی اصلاح متعدد IMF پروگراموں کا حصہ ہیں، لیکن بجٹ کی اصلاح کا کلیدی مقصد بنیادی ڈھانچے، تعلیم اور صحت سے متعلق پروگرام پر بہتر طور پر اخراجات کے لیے جگہ بنانا ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بچنے کے طریقے اور خصوصی سہولیات کو ختم کرکے ٹیکس کے اندر لاکر ، ٹیکس کے ڈھانچے کو وسیع کرنے پر توجہ مرکوز کرکے ایکویٹی پر غور و خوض کرنے کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں، جو کہ 180 ملین افراد کا ملک ہے، صرف 1.2 ملین افراد اور فرمز انکم ٹیکس ریٹرن فائل کرتے ہیں، اس کے لگ بھگ آدھے کارپوریٹ فائل کرنے والے ہیں۔ اسے بدلنا ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ بوجھ ان پر رہے جنہیں لازمی طور پر ادائیگی کرنی چاہئے —نہ کہ ان پر جو پہلے سے ہی اپنے ٹیکسوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔

IMF پروگرام بہت زیادہ مصیبت زدہ آبادی کو تحفظ فراہم کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ پاکستان اور تیونس کے پروگراموں میں غریب ترین افراد کو ابدافی نقد ٹرانسفر میں بڑا اضافہ شامل ہے (جیسے، پاکستان میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں توسیع، یا تیونس میں موجودہ نقد ٹرانسفر اسکیم میں اضافہ) ۔ ان اخراجات کی پروگرام کے تحت نگرانی کی جاتی ہے تاکہ اسے یقینی بنایا جاسکے کہ یہ متفقہ اہداف سے کم نہ پڑ جائے۔

سوال 3: ایندھن کی رعایت میں تخفیف کے بارے میں کیا خیال ہے: کیا یہ غریبوں کے لیے تکلیف دہ نہیں ہے؟

جواب: توانائی کی رعایت سے زیادہ تر امیر لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے، اور رعایت میں تخفیف سے ہونے والی بچت کو غریب کو فائدہ پہنچانے میں استعمال کیا جانا چاہئے۔

بہت سے لوگ IMFکے توانائی کی رعایتوں پر توجہ مرکوز کرنے پر سوال اٹھاتے ہیں کیونکہ یہ جامع نمو کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ان رعایتوں کو مصیبت زدہ آبادی کے لیے سیفٹی نیٹ کے بطور رکھنا چاہئے کیونکہ یہ قیمتوں کو کم رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امیر صارفین رعایتوں سے بہت زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ وہ کافی زیادہ مقدار میں ایندھن اور بجلی کی کھپت کرتے ہیں۔ زیادہ تر MENA ممالک میں امیر ترین لوگ توانائی کی رعایتوں کے قریب 60 فیصد خرچ کا 20 فیصد موصول کرتے ہیں۔ ہم توانائی کی قیمتوں میں ہونے والے بہت زیادہ اضافہ کو سیفٹی نیٹس پر بڑھائے ہوئے اخراجات کے ذریعہ غریبوں کو تحفظ فراہم کرنے کا تعاون بھی کرتے ہیں جہاں رعایتیں ختم ہوجاتی ہیں۔

اس کے علاوہ، رعایت میں تخفیف سے دوسروں کے لیے مزید فائدہ مند اخراجات کے وسائل کو آزاد کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مثال کے طور پر، مصر کا 2014 کے رعایتی اصلاح صحت اور تعلیم پر منصوبہ بند طریقے سے زیادہ اخراجات کے لیے وسائل مہیا کراتا ہے۔

سوال 4: کیا IMF عام آدمی پر کاروبار کی طرفداری کرتا ہے؟

جواب: بہتر کاروبار کے ماحول کو ہمارے تعاون کرنے کی وجہ ملازمت کی تخلیق کرنا اور معیارات زندگی کو بہتر بنانا ہے۔

تمام علاقوں کا تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ترقی پذیر پرائیویٹ سیکٹر، بشمول چھوٹے اور درمیانی تنظیموں کے فروغ (SMEs) اور خاندان کے ذریعہ چلائے جارہے کاروبار ، پبلک سیکٹر سے زیادہ طویل مدتی ملازمتوں کی تخلیق کرتے ہیں۔ اور علاقے میں بہت سارے مستفیدین کے ساتھ ہماری گفتگو اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ بے روزگار کے لیے اچھی ملازمتیں تخلیق کرنے، خاص طور پر نوعمر، کے لیے نجی سرمایہ کاری اور اچھے نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے مشکل اور سخت ضابطوں کو کس طرح ہٹایا جائےجو ملازمت کی تخلیق کو روکتے ہیں اور لوگوں کے مسابقت کے مواقع کو مستردکرتے ہیں، ، ان پر ہمارے توجہ مرکوز کرنے کی یہی وجہ ہے۔ پرائیوٹ سیکٹر کی ترقی سے بھی صارفین کو مدد کرسکتی ہے: ریاستی سرپرستی والے نظاموں کو آزاد کرکے ؛ پرائیویٹ سیکٹر میں مقابلے کو مزید فروغ دے کر؛ اور تحفظ یافتہ صنعتوں اور ایسی اجارہ داری سے دور ہو کر، جو کہ کھلے پن، قدر کی تخلیق اور SME کے فروغ کے معاملے میں اقتصادی مراعات کی حمایت کرتے ہوں۔

****

کرس جاروس مصر کی مشن کے چیف اور بین الاقوامی مانیٹری فنڈ کے مشرق وسطی اور مرکزی ایشیا ڈپارٹمنٹ کے مشیر ہیں۔ وہ اس سے پہلے IMF کے یوروپی ڈپارٹمنٹ میں تھے جہاں انہوں نے بیلاروس اور یوکرین کے مشن کی قیادت کی تھی؛ اور اس سے پہلے وہ Rodrigo de Rato اور Dominique Strauss-Kahn، IMF کے سابق مینیجنگ ڈائرکٹرز کے لیے تقریر لکھتے تھے۔ مسٹر جاروس کے پاس IMF کے ایکنامسٹس کے بطور بیس سال سے زیادہ کا تجربہ ہے، اور انہوں نے زیادہ تر کام نمو پذیر معیشتوں پر کیا ہے۔ وہ یوکے کے باشندے ہیں اور IMF میں شامل ہونے سے قبل، وہ یوکے کے ٹریزری میں تھے۔ مسٹر جاروس نے کیبلے کالج، آکسفورڈ، نفیلڈ کالج، آکسفورڈ، اور یالےیونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی۔

امین ماتی تیونس کی مشن کے چیف اور بین الاقوامی مانیٹری فنڈ کے مشرق وسطی اور مرکزی ایشیا ڈپارٹمنٹ کے مشیر ہیں۔